انتقاد

(انتقاد کے لئے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہے)

مترجم سید شاہ نجم الدین احمد فردوسی۔
ترجمۂ **مکتوباتِ صدی** حصہ اوّل: صفحات ۳۹۲۔ قیمت سات روپے۔
مترجم سید شاہ الیاس یاس بہاری فردوسی۔
ترجمۂ **مکتوباتِ صدی** حصہ دوم: از ۲۵۷ تا ۶۶۴ صفحات۔
ناشر سید شاہ محمد نور العین عرف محمد نعیم ندوی فردوسی۔ استاد شعبۂ اُردو جامعہ سندھ
کوارٹر نمبر بی ۵ یونٹ نمبر ۶ شاہ لطیف آباد، حیدرآباد (سندھ)

مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الحق والدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہ العزیز (م ۶ شوال ۷۸۲ سنہ ہجری) جن کے روحانی فیض سے بہار شریف اور صوبۂ بہار کی سرزمین صدیوں تک سیراب ہوتی رہی، اور بنگال و بہار کے صوفیاء کرام ان کی تالیفات سے استفادہ کرتے رہے، ان کے ملفوظات و مکتوبات کے متعدد مجموعے اہلِ علم میں متداول رہے ہیں۔ ان کی ساری تصانیف فارسی زبان میں ہیں، ان کے خطوط کے تین مجموعے 'مکتوباتِ صدی'، 'مکتوباتِ دو صدی' اور 'مکتوباتِ بست و ہشت'۔ صوفیاء کرام کے علاوہ شائقین علم و عمل میں بہت مقبول رہے۔ اوّلین دو مجموعوں کو سہ صدی مکتوبات کے نام سے پنجاب سے شائع کیا گیا تھا۔ آج جبکہ فارسی زبان انگریزی زبان کے غلبہ و سطوت سے سرزمین ہند و پاکستان میں بھلائی جا چکی ہے اور آج فارسی زبان اسلامی ثقافت و تمدن کی طرح تقویم پارینہ سمجھی جاتی ہے، اس بات کی بے حد ضرورت ہے کہ ان ایمان افروز خطوط کو اُردو زبان کا جامہ پہنایا جائے اور مغربی پاکستان نیز ہندوستان کے مسلمانوں کے فائدے کے لئے انھیں اس ملک کے

روزمرہ میں پیش کیا جائے۔

شکر کا مقام ہے کہ حضرت مخدوم کے فرزندان کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ان کے ہاتھوں یہ فریضہ ایک حد تک ادا ہونے لگا ہے۔ الحمد للہ کہ مکتوباتِ صدی کا مکمل ترجمہ ان دو جلدوں میں سید شاہ محمد نعیم ندوی فردوسی کی تحقیق و مساعی سے زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر قارئین کرام کے ہاتھوں میں ہے۔

مخدوم شرف الدین یحیٰی منیری سرزمینِ ہند کے پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے پوربی ہند یعنی بنگال و بہار میں اپنے مکتوبات و ملفوظات کے ذریعہ نیز اپنے مریدین کی وساطت سے علمِ حدیث کی اشاعت و نشر میں نمایاں حصہ لیا، صحیحین کے علاوہ بقیہ صحاح ستہ نیز سنن بیہقی جیسے مجامیع حدیث سے لوگوں کو روشناس کیا، مخدوم صاحب کے مکتوبات صوبہ متحدہ شمالی ہند لاہور اور پنجاب کے اہلِ علم میں بھی متداول رہے، اور ان کی صحیح اسلامی تعلیمات کا اثر تھا کہ آپ کے وصال کے بعد سو سال کے محدود عرصہ میں ہند کے اس پوربی خطے میں فارسی زبان کی غالباً سب سے پہلی لغت کی کتاب شرف نامۂ یحیٰی منیری معرضِ وجود میں آئی۔

مکتوباتِ صدی کے نام سے ظاہر ہے کہ اس مجموعہ میں ایک سو خطوط تھے۔ ترجمہ کی پہلی جلد میں چالیس خطوط ہیں ان کا ترجمہ مرحوم سید شاہ نجم الدین احمد فردوسی کی کوششوں کا نتیجہ ہے، ان مکتوبات کو جمع کرنے والے حضرت مخدوم جہاں کے مرید زین بدر عربی تھے جن کا دیباچہ اور مترجم کا مقدمہ جلد اوّل کی زینت ہے۔ ان خطوط کے مضامین کی فہرست شروع میں شامل ہے۔ توحید، توبہ، ارادت، سلوک، ولایت نیز تصوّف کی حقیقت، طریقت، شریعت و طریقت، متابعتِ رسولؐ، عبادت، طہارت اور ارکانِ اربعہ وغیرہ کی توضیح و تشریح ان خطوط میں دل نشین پیرائے میں کی گئی ہے۔ ترجمہ عام فہم صاف و شُستہ ہے۔

دوسری جلد میں بقیہ ساٹھ مکتوبات ہیں ان کا ترجمہ مرحوم سید شاہ الیاس نے کیا ہے۔ پیش لفظ میں ناشر شاہ محمد نعیم ندوی استاد شعبۂ اُردو جامعہ سندھ نے ان دونوں ترجموں کا ذکر بالتفصیل کیا ہے اور ان کے نشر کرنے، کتابت کرانے، نیز تصحیح کرنے کی دشواریوں کا ذکر کیا ہے۔

اس جلد میں ناشر نے ایک بسیط مقدمہ بھی تحریر کیا ہے، جس میں حضرت مخدوم جہاں کی سوانح حیات ان کی علمی خدمات اور تصنیفات کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ ملفوظات و مکتوبات کی تشریح بھی درج ہے۔

ان مکتوبات کے بارے میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رقم طراز ہیں:

"اورا تصانیف عالی است۔ از جملہ تصانیف او مکتوبات مشہور و لطیف ترین تصانیف اوست، بسیارے از آداب طریقت و اسرارِ حقیقت در آں جا اندراج یافتہ۔"

ابوالفضل نے آئینِ اکبری (جلد ۳) میں ان مکتوبات کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار اس طرح کیا ہے:

"و فراوان تصانیف ازو یادگار ازان میان مکتوبات او در سرشکنی نفس آزمون دارد۔"

ان مکتوبات کے مضامین ایمان، ایمان کی صداقت، شرک خفی، معرفت، محبت، علاماتِ محبت، احکامِ عشق و محبت، اللہ تعالیٰ کی راہ، گفتار و رفتار، ہمت ارادت کی رغبت، مرید کے مراتب، مسلمانی کے حال، اچھے اخلاق، راہ دین، تقویٰ، صدق، حسنِ ظن، عالمِ آخرت، اسبابِ دنیوی، خدمت، عادات و اخلاق، خدمتِ دنیا، ترکِ دنیا، سعادت و شقاوت، عالمِ آخرت، اسرار قضا و قدر، خوف و رجا، روح، نفس، غفلت، علاجِ دل، لباس ملامت، سماع، خلقِ خدا، چلّہ، موت، وعدہ و وعید، دوزخ، بہشت وغیرہ کی تشریح پر مشتمل ہیں۔

مکتوبات کا ترجمہ صاف با محاورہ اور سلیس ہے۔ البتہ عربی عبارتوں کی کتابت اور ان کا کہیں کہیں ترجمہ، جیسا کہ آج کل کی اردو زبان کی مطبوعہ کتابوں کا عام حال ہے، صحت طلب ہے، مثلاً صفحہ ۵۷۰ پر ذیل کے دو عربی اشعار اس طرح درج ہیں:

لقد لسعت حیة الھوی کبدی   فلا طبیب لھا ولا راقی

الا الحبیب الذی شفقت بہ   فعندہ رقیتی وتریاقی

ان کی صحیح شکل غالباً حسبِ ذیل ہے :

لسعت حیۃُ الھوٰی کبدی   فلا طبیب لھا ولا راقی

سوی الحبیب الذی شغفت بہ   فعندہ رقیتی وتریاقی

"محبت کے سانپ نے میرے کلیجے کو ڈس لیا، اس کے لئے نہ کوئی طبیب ہے اور نہ جھاڑ پھونک کرنے والا، اس محبوب کے سوا جس سے شفا حاصل ہوئی کہ اس کے پاس میرا منتر اور تریاق ہے "

اُردو ترجمہ کی موجودگی میں عربی عبارتوں کا یہ نقص چنداں نقصان دہ نہیں۔ اسلامی ثقافت وتعلیمات کو فروغ دینے کے لئے ان مکتوبات کا ترجمہ اس دَور میں نہایت زریں کارنامہ ہے اور ان کی کتابت و طباعت کی خوبیوں کے پیشِ نظر ناشر و طابع نیز وہ سارے حضرات جو ان کی اشاعت میں ممد و معاون رہے ہیں قابلِ تحسین و ستائش ہیں۔

اللہ تعالےٰ ان کی اس محنت کو قبولیت کا شرف بخشے، اور اہلِ اسلام و اہلِ علم کے لئے ان کو مشعلِ راہ بنائے ۔ آمین۔

(محمد صغیر حسن معصومی)